پاکستان: اقلیّتوں کے حقوق کا تحفّظ کیا جارہا ہے۔

کیپٹن ثناء اللہ کی چھٹی برسی کے موقع پر پاکستان پیپلز پارٹی کی مرکزی مجلس عاملہ کے رکن سینیٹر ملک حاکمین خان نے کہا کہ حکومت اقلیّتوں کے حقوق اور مفادات کے تحفّظ کا عہد کیے ہوئے ہے اور حال ہی میں اقلیّتوں کو دوہرے ووٹ کا جو حق دیا گیا ہے، یہ اسی عہد کا اظہار ہے۔ [واضح رہے کہ اقلیتی ووٹروں کو دوہرے ووٹ کا حق دینے کا فیصلہ موجودہ حکومت کی وفاقی کابینہ نے کیا ہے اور اِس کے مطابق ابھی قانون سازی نہیں ہوئی۔]

کیپٹن ثناء اللہ، ضیاء الحق دور اقتدار میں قومی اسمبلی کے رکن تھے اور اُن کی برسی کا اہتمام "پاکستان یونائیٹڈ کرسچن فرنٹ" نے کیا جس کے سربراہ کیپٹن ثناء اللہ کے صاحبزادے ڈاکٹر شمشاد ثناء اللہ ہیں۔ ملک حاکمین خان نے کیپٹن ثناء اللہ کی اُن خدمات کی تعریف کی جو اُنہوں نے سیاست، سماجی خدمت اور کھیلوں کے فروغ کے لیے انجام دی تھیں۔

تقریب کی صدارت وزیراعظم کے مشیر ڈاکٹر اسرار احمد شاہ نے کی۔ اُنہوں نے سامعین کو یقین دلایا کہ پاکستان یونائیٹڈ کرسچن فرنٹ کی جانب سے مسیحی حلقہ بندیوں کا مطالبہ وزیراعظم کے سامنے رکھا جائے گا۔

ڈاکٹر شمشاد ثناء اللہ نے اپنی جماعت کی طرف سے وزیراعظم کا شکریہ ادا کیا کہ اُنہوں نے اقلیّتوں کو دوہرے ووٹ کا حق دیا ہے، مگر اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ اِس فیصلے کی مخالفت کی جارہی ہے جبکہ کشمیری دوہرے ووٹ کا حق استعمال کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر شمشاد ثناء اللہ نے اسمبلیوں میں اقلیّتی نشستوں کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ بھی کیا۔

(روزنامہ "ڈان" کراچی - ۲۶ مئی ۱۹۹۶ء)

یورپ / امریکہ

ویٹی کن: "بے لگام سرمایہ داری" کے خلاف پوپ جان پال دوم کا انتباہ

پوپ جان پال دوم نے سلووینیا کے اپنے پہلے دورے (مئی ۱۹۹۶ء) میں رومن کیتھولک برادری سے خطاب کرتے ہوئے "بے لگام سرمایہ داری" کو کمیونزم کی سطح پر رکھتے ہوئے کہا کہ اِن میں سے

کوئی ایک دوسرے سے کم خطرناک نہیں ہے۔

پوپ کے خطاب کا زیادہ حصّہ اُن کی جانب سے ایک مقامی پادری نے پڑھ کر سنایا۔ اس خطاب میں پوپ نے کہا کہ سابق یوگوسلاویہ کی یہ جمہوریہ اِن دنوں "کلیّت پسند آئیڈیالوجی کے اثرات سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کر رہی ہے، تاہم اِسے خصوصی طور پر ہوشیار رہنا چاہیے کہ ایک دوسری آئیڈیالوجی یعنی بے لگام سرمایہ داری جو سابق آئیڈیالوجی سے کچھ کم خطرناک نہیں، موجودہ خلا کو پُر نہ کرسکے۔" (روزنامہ "ڈان"، کراچی - ۱۹ مئی ۱۹۹۶ء)

ریاست ہائے متحدہ امریکہ: اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔

[گزشتہ رمضان/ فروری ۱۹۹۶ء میں "کرسچین سائنس مانیٹر" نے امریکی مسلمان برادری کے بارے میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا ترجمہ پندرہ روزہ "خبر و نظر" نے یکم مارچ ۱۹۹۶ء کے شمارے میں پیش کیا ہے۔ ذیل میں معاصر مذکور کے شکریے کے ساتھ چند اقتباسات درج کیے جاتے ہیں۔ - مدیر]

"امریکہ میں مسلمانوں کی تعداد ۴۰ لاکھ ہے جس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ --- امریکہ میں دیگر مذاہب کے مقابلے میں اسلام زیادہ تیزی سے پھیل رہا ہے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں وہاں مساجد کی تعداد بڑھ کر ۱۲۰۰ سے زیادہ ہو چکی ہے۔"

"۱۹۹۰ء کے عشرے کے وسط میں اب امریکی مسلمان خود کو باہر سے درآمد شدہ نہیں سمجھتے، بلکہ وہ اسی طرح بتدریج امریکی معاشرے میں گُھل مل رہے ہیں جس طرح کیتھولکس ۱۹ویں صدی میں اور یہودی ۲۰ویں صدی میں امریکی معاشرے میں ضم ہوئے تھے اور ان دونوں گروپوں نے متوسط طبقے میں ڈھل کر منفرد امریکی تشخص حاصل کیا تھا۔ امریکی مسلمانوں کو بخوبی احساس ہے کہ اُنہیں یہیں رہنا سہنا ہے، اس لیے وہ رفتہ رفتہ امریکی سیاست اور ثقافت میں اپنی جگہ بنا رہے ہیں اور اپنے بارے میں پائے جانے والے اِس مضحکہ خیز تاثر کو زائل کرنے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں کہ مسلمان جھگڑالو اور مغرب مخالف انتہا پسند ہیں۔"

"جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں مسلم - مسیحی مفاہمت مرکز کے ڈائریکٹر جناب جان ایسپوسیٹو (John Esposito) کا کہنا ہے کہ امریکہ میں مسلمان وہی کچھ کر رہے ہیں جو دوسرے گروپوں نے کیا ہے۔ وہ بھی امریکی معاشرے میں ضم ہونے کی کوشش کر رہے ہیں، مگر اس کے ساتھ ساتھ اپنا تشخص بھی برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔"